محمد عبدالشہید نعمانی

(۶)

امام ابو حنیفہؒ کی تابعیت اور صحابہؓ سے ان کی روایت

اس مسئلہ کی اہمیت کے پیشِ نظر بعض اکابر علماء نے جن میں بعض بڑے پایہ کے محدث اور حافظ حدیث بھی ہیں، امام صاحب کی صحابہ سے روایت کردہ احادیث پر مستقل جزء تالیف کیے ہیں۔ اس سلسلہ میں جن حضرات کی تالیفات کا پتہ چل سکا ہے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

۱- محدث ابوحامد حضرمی المتوفی ۳۲۱ھ

۲- ابوالحسین علی بن احمد عیسیٰ النہفقی (اخیر قرن رابع)

۳- امام عبدالرحمٰن بن محمد سرخسی المتوفی ۴۳۹ھ

۴- حافظ ابوسعد سمان المتوفی ۴۴۳ھ

۵- محدث ابومعشر عبدالکریم طبری المتوفی ۴۷۸ھ

۶- حافظ عبدالقادر قرشی المتوفی ۷۷۵ھ

اب ان حضرات کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے:-

۱- ابوحامد حضرمی

محمد نام، ابوحامد کنیت، "حضرمی" اور "بعرانی" نسبت۔ حضرمی کی یہ نسبت "بعرانی" سے زیادہ مشہور ہیں۔ شجرۂ نسب یہ ہے:

محمد بن ہارون بن عبداللہ بن حمید بن سلیمان بن میاح الحضرمی البعرانی۔

بعض علماء نے ان کی تاریخ ولادت ۲۳۰ھ بیان کی ہے لیکن خطیب بغدادی نے خود ان کی زبانی بصراحت نقل کیا ہے کہ میری ولادت ۲۲۵ھ میں ہوئی تھی۔ علامہ سمعانی نے بھی کتاب الانساب میں ان کی تاریخ ولادت یہی نقل کی ہے اور "بعرانی" نسبت کے تحت سب سے پہلے انھیں کا ذکر کیا ہے۔ لیکن "الانساب" کے موجودہ نسخہ میں "بعرانی" کی تفصیل کی جگہ بیاض ہے۔ البتہ ابن منظور افریقی نے "لسان العرب" میں مادہ "بعر" کے تحت لکھا ہے کہ "بنو بعران" ایک قبیلہ ہے۔ اور علامہ زبیدی "تاج العروس" میں رقمطراز ہیں:

وبنو بعران حیّ کذا فی اللسان	"بنو بعران" جیساکہ "لسان العرب" میں تصریح ہے
وابوحامد محمد بن هارون	ایک قبیلہ ہے اور ابوحامد محمد بن ہارون بن عبداللہ
بن عبداللہ بن حمید البعرانی	بن حمید بعرانی بفتح باء بغداد کے رہنے والے
بالفتح بغدادی ثقة روی عنه	ثقہ تھے۔ دارقطنی نے ان سے حدیثیں روایت
الدارقطنی.	کی ہیں۔

حافظ خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" میں ان کا مفصل ترجمہ لکھا ہے۔ ارباب صحاح ستہ کے ہمزمان ہیں اور بہت سے شیوخ سے روایت حدیث میں ان کے ساتھ شریک بھی ہیں اور باوجود اس امر کے امام بخاری کے سامنے بھی زانوئے تلمذ تہ کیا ہے[۱]۔ ان کے بعض مشہور شیوخ حدیث کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

۱۔ خالد بن یوسف سمتی ۲۔ نصر بن علی الجہضمی ۳۔ ولید بن شجاع سکونی

---

[۱] ملاحظہ ہو سنن دارقطنی صفحہ ۹۶ طبع مطبع فاروقی دہلی

۴۔عمرو بن علی ۔ ۵۔اسحاق بن ابی اسرائیل ٦۔ ابومسلم واقدی ۷۔ محمد بن بشار ابوبکر بندار۔

ان کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں مشاہیر محدثین کے اسماء گرامی یہ ہیں :۔

۱۔حافظ دارقطنی ۔چنانچہ "سنن دارقطنی" میں ان سے بکثرت احادیث منقول ہیں ۔ ۲۔ محمد بن اسماعیل وراق ۳۔ ابوبکر بن شاذان ۴۔ابوحفص بن شاہین ۵۔یوسف بن عمر القواس۔ ابوحامد حضرمی

ابوحامد حضرمی بڑے پایہ کے محدث اور نہایت ثقہ تھے۔حافظ دارقطنی نے ان کو محدثین ثقات میں شمار کیا ہے۔ اسی طرح ان کے دوسرے شاگرد یوسف بن عمر القواس نے بھی ان کو اپنے ثقہ شیوخ کی فہرست میں درج کیا ہے۔ ان کا انتقال محرم الحرام سنہ ۳۲۱ھ میں ہوا۔[۱]

صحابہ سے امام ابوحنیفہ کی روایت پر مشتمل ان کا جزء حافظ ابن حجر عسقلانی کی "المعجم المفہرس" اور حافظ ابن طولون دمشقی المتوفی سنہ ۹۵۳ھ کی "الفہرست الاوسط" کی مرویات میں داخل ہے۔[۲]

۲۔ ابوالحسین علی بن احمد بن عیسیٰ النہفقی

انھوں نے بھی امام ابوحنیفہ کی صحابہ سے روایت کردہ احادیث پر ایک مستقل جزء تالیف کیا ہے۔یہ جزء محدثین میں متداول رہا ہے۔چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی کی المعجم المفہرس اور حافظ ابن طولون کی الفہرست الاوسط کی مرویات میں نہفقی کا جزء بھی شامل ہے۔ محدث خوارزمی نے بھی جامع مسانید الامام الاعظم میں اس جزء کی روایات

---

[۱] ان کے ترجمہ کے لیے ملاحظہ ہو "تاریخ بغداد" ترجمہ محمد بن ہارون۔ کتاب الانساب للسمعانی نسبت "بعرانی" "تاج العروس" مادہ "بعر"۔

[۲] ابن ماجہ اور علم حدیث صفحہ ۱۱۸۔

کو نقل کیا ہے۔ [1]

بہقی کا ترجمہ کتب تاریخ و رجال میں باوجود تلاش کے ہمیں نہیں مل سکا۔ یہ طبقہ میں امام ابوبکر سرخسی سے پہلے ہیں۔

۳۔ امام عبدالرحمٰن بن محمد سرخسی المتوفی ۴۳۹ھ

عبدالرحمٰن نام، ابوبکر کنیت اور سرخسی نسبت ہے۔ سلسلۂ نسب یہ ہے:-

ابوبکر عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد السرخسی۔

یہ بڑے بلند پایہ فقیہ اور محدث تھے۔ قاضی القضاۃ دامغانی کے ہم طبقہ ہیں۔ امام ابوالحسن قدوری کے ارشد تلامذہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کے فضل و کمال کی بنا پر قاضی ممالک الملک عبدالوہاب بن منصور ابن المشتری نے شافعی ہونے کے باوجود ان کو بصرہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ علم و فضل کے ساتھ ساتھ انتہائی عابد و زاہد بھی تھے۔ حافظ عبدالقادر قرشی "الجواہر المضیئہ" میں ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

وکان یدادم الصوم وعرف بالزھد وکسرالنفس۔	یہ صائم الدہر تھے اور زہد و مجاہدۂ نفس میں مشہور تھے۔

صاحب تصانیف ہیں۔ ان کے تذکرہ نگاروں نے ان کی تالیفات میں "کتاب التجرید" اور "مختصر المختصرین" دو کتابوں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ ان کی تاریخ وفات ۲۳ رمضان المبارک ۴۳۹ھ ہے۔ [2]

انھوں نے امام ابوحنیفہؒ کی صحابہ سے روایت کے سلسلہ میں جو جزء تالیف کیا تھا اس کو صدر الائمہ موفق بن احمد مکی نے "مناقب الامام الاعظم" میں اور محدث سبط ابن الجوزی نے "الانتصار و الترجیح للمذہب الصحیح" میں روایت کیا ہے۔ [3]

---

[1] ابن ماجہ اور علم حدیث صفحہ ۱۱۸ [2] امام سرخسی کے ترجمہ کے لیے ملاحظہ ہو الجواہر المضیئہ فی طبقات الحنفیہ از حافظ عبدالقادر قرشی اور تاج التراجم از حافظ قاسم بن قطلوبغا [3] ملاحظہ ہو مناقب الامام الاعظم ج۱ ص۲۷۔ الانتصار و الترجیح ص۱۳ طبع مصر ۱۳۶۰ھ

حافظ ابوموسیٰ مدینی المتوفی ۵۸۱ھ نے "معرفۃ الصحابہؓ" کے نام سے حافظ ابونعیم اصفہانی کی کتاب پر جو ذیل لکھا ہے اس میں بھی "جزء السرخسی" کی ایک روایت مذکور ہے۔ ؎۱

۴۔ حافظ ابوسعد سمّان المتوفی ۴۴۳ھ

اسماعیل نام، ابوسعد کنیت اور سمّان کی نسبت سے مشہور ہیں۔ سلسلۂ نسب یہ ہے :-

ابوسعد اسماعیل بن علی بن الحسین بن زنجویہ الرازی۔

فقیہ، مؤرخ، اصولی، لغوی اور مشہور حافظ حدیث ہیں۔ حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کا مبسوط ترجمہ لکھا ہے جس کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے :

الحافظ الکبیر المتقن ابوسعد اسماعیل بن علی بن الحسین۔

ان کے شیوخ حدیث کی تعداد کئی ہزار ہے۔ طلب حدیث میں بلادِ شام و حجاز و مغرب کو پے سیر کیا۔ حافظ ذہبی فرماتے ہیں :

دخل الشام والحجاز والمغرب۔ ؎۲

حافظ ابن عساکر نے ان کے شیوخ کی تعداد تین ہزار چھ سو بیان کی ہے جن میں سے حسب ذیل حضرات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں :-

۱۔ عبدالرحمٰن بن محمد بن فضالہ ۲۔ ابوطاہر المخلص ۳۔ احمد بن ابراہیم بن فراس مکی ۴۔ عبدالرحمٰن بن ابی نصر دمشقی ۵۔ ابومحمد ابن نخاس مصری

حافظ ابوسعد سمّان، محدث محمد بن ہارون حضرمی کے بھی بیک واسطہ شاگرد ہیں۔

ان سے بھی ایک جماعت کثیر نے حدیث کی روایت کی ہے جن میں (۱) ابوبکر

؎۱ ملاحظہ ہو لسان المیزان ترجمہ عائشہ بنت عجرد

؎۲ تذکرۃ الحفاظ ترجمہ اسماعیل بن علی ابوسعد سمّان

خطیب بغدادی (۲) عبدالعزیز کتانی (۳) طاہر بن الحسین اور (۴) ابو علی الحداد جیسے بلند پایہ محدثین شامل ہیں۔

حافظ ابو سعد سمان کا شمار فقہ، حدیث، رجال، فرائض اور قراءت کے مانے ہوئے ائمہ میں ہوتا ہے۔ حافظ ذہبی کے الفاظ ہیں:

وکان اماما بلامدافعة فی القراءة والحدیث والرجال والفرائض والشروط۔ عالما بفقه ابی حنیفة و بالخلاف بینه وبین الشافعی وعالما بفقه الزیدیة۔	یہ قراءت، حدیث، رجال، فرائض اور شروط کے بلا مقابلہ امام تھے۔ فقہ حنفی کے عالم تھے۔ فقہ شافعی اور فقہ حنفی کے اختلافی مسائل سے بھی واقف تھے۔ فقہ زیدیہ بھی جانتے تھے۔

حدیث سے ان کو والہانہ لگاؤ اور تعلق تھا۔ فرماتے تھے:

من لم یکتب الحدیث لم یتغرغر بحلاوة الایمان۔	جس نے حدیث نہ لکھی اس کے حلق تک اسلام کی مٹھاس ہی نہ پہنچی۔

ان کے علم وفضل کے بڑے بڑے فضلاء اور محدثین معترف رہے ہیں۔ چنانچہ محدث دمشق امام عبدالعزیز بن احمد الکنانی المتوفی ۴۶۶ھ جو ان کے شاگرد رشید بھی ہیں ان الفاظ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

کان السمان من الحفاظ الکبار زاهدًا عابدًا۔

اور محدث عمر علیمی فرماتے ہیں:

وکان تاریخ الزمان وشیخ الاسلام۔

کثیر التصانیف تھے۔ حافظ ابن عساکر المتوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں: وصنف کتبا کثیرا۔ ان کی تصانیف میں دس جلدوں پر مشتمل ایک تفسیر بھی ہے جس کا نام البستان فی تفسیر القرآن ہے۔

فقہی مسلک کے اعتبار سے حنفی اور عقائد میں مائل بہ اعتزال تھے۔ حافظ ابن عساکر نے ان کا سنہ[۱] وفات ۴۴۳ھ بیان کیا ہے اور محدث عمر علیمی نے ۴۴۵ھ۔

۱؎ تفصیلات کے لیے حسب ذیل کتابوں میں ان کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ (۱) تذکرۃ الحفاظ للذہبی (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

امام اعظم کی صحابہ سے مرویات پر انھوں نے جو جزء تالیف کیا ہے اس جزء کی روایتیں جامع مسانید الامام الاعظم میں مسند حافظ ابن خسرو کے حوالہ سے مروی ہیں محدث ابو معشر طبری کے روایت کردہ جزء میں بھی آگیا ہے۔ ابو معشر نے اپنے جزء کی تمام روایات ابوسعد سمان ہی کی سند سے نقل کی ہیں۔ جزء ابو معشر کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

۵ — محدث ابو معشر عبد الکریم الطبری المقری الشافعی المتوفی ۴۷۸ھ

عبد الکریم نام، ابو معشر کنیت، طبری نسبت اور مقری صفت ہے۔ نسب نامہ یہ ہے :-

ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد بن محمد بن علی بن محمد طبری المقری القطان الشافعی۔

حدیث اور قراءت کے مشہور ائمہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اخیر عمر میں مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر ہوگئے تھے اور وہاں طویل عرصہ تک انھوں نے قراءت کا درس دیا ہے۔ اسی بناء پر انھیں "مقری اہل مکہ" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

متعدد شیوخ سے حدیث کا سماع کیا۔ جن میں (۱) ابوعبد اللہ بن نظیف (۲) ابو النعمان تراب بن عمر (۳) عبد اللہ بن یوسف (۴) ابو الطیب الطبری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان کے تلامذہ حدیث میں حسب ذیل حضرات نامی و نامور گزرے ہیں :-

(۱) ابوبکر محمد بن عبد الباقی (۲) ابراہیم بن احمد الصیمری (۳) ابو نصر احمد بن عمر الغازی (۴) محمد بن المسیح الفضی (۵) حسن بن عمر الطبری (۶) ابو القاسم خلف بن نحاس۔

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) (۲) الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ للحافظ القرشی (۳) لسان المیزان لابن حجر (۴) شذرات الذہب لعبد الحی بن العماد۔

ابومعشر طبری کا شمار شوافع کے جلیل القدر ائمہ میں علامہ جزری نے "طبقات القراء" میں ان کا ترجمہ ان الفاظ سے شروع کیا ہے۔

عبدالکریم بن عبدالصمد بن محمد بن علی بن محمد ابو معشر الطبری القطان الشافعی شیخ اہل مکۃ امام عارف محقق استاذ کامل ثقۃ صالح ۵۱

متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ فن قرات میں ان کی تالیفات میں التلخیص فی القرآت الثمان اور سوق العروس بہت زیادہ مشہور ہیں۔ دیگر تصانیف میں سے بعض کے اسماء یہ ہیں:۔

۱۔ کتاب الدرر فی التفسیر ۲۔ عیون المسائل

۳۔ طبقات القراء ۴۔ الرشاد فی السواد فی شرح القرآت الشاذہ

۵۔ کتاب العدد

تفسیر ثعلبی کے اس کے مصنف سے براہِ راست راوی ہیں اور مسند احمد اور تفسیر نقاش اپنے شیخ زیدی کی سند سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا انتقال مکہ معظمہ میں ۴۷۸ھ میں ہوا۔ ۵۲

امام اعظم کی صحابہ سے روایت کردہ احادیث پر انھوں نے جو مستقل "جزء" تالیف کیا ہے وہ حافظ ابن حجر عسقلانی کی المعجم المفہرس اور حافظ ابن طولون دمشقی کی الفہرست الاوسط کی مرویات میں داخل ہے۔ ۵۳ اور علامہ جلال الدین السیوطی نے تبییض الصحیفہ میں

---

۵۱ غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء جلد اول صفحہ ۴۰۱ طبع مطبع سعادہ مصر ۱۳۵۱ھ

۵۲ ان کے ترجمہ کے لیے ملاحظہ ہو (۱) لسان المیزان (۲) طبقات الشافعیہ الکبری للسبکی (۳) غایۃ النہایہ فی طبقات القراء للجزری (۴) معرفۃ القراء الکبار علی الطبقات والاعصار للذہبی (۵) العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین لتقی الدین محمد الحسنی۔

۵۳ ابن ماجہ اور علم حدیث صفحہ ۱۱۸

اس جزء کو نقل کرکے اس کی مرویات پر مفصل کلام کیا ہے۔

امام ابومعشر طبری کا یہ جزء سلطان ملک معظم عیسٰی بن ابی بکر ایوبی المتوفی ۶۲۴ھ کی مرویات میں بھی داخل ہے۔ چنانچہ موصوف "السہم المصیب فی الرد علی الخطیب" میں رقمطراز ہیں:

فابو حنیفۃ ادرک جماعۃ من الصحابۃ وعاصرهم ومولدہ یقتضی ذلک فانہ ولد سنۃ ثمانین وعاش الی سنۃ خمسین ومائۃ فقد امکن اللقاء لوجود جماعۃ من الصحابۃ فی ذلک العصر وقد جمع روایتہ فی جزء ابومعشر عبدالکریم بن عبدالصمد الطبری المقری وھٰذا الجزء سمعناہ ورویناالاحادیث التی فیہ عن سبعۃ۔ اخبرنا بہ الشیخ الفقیہ ضیاء الدین ابوالخطاب عمر بن ایلملک بن ارد غانس الحنفی قراءۃ علیہ بظاهر بیت المقدس بقراءۃ الخطیب بالمسجد الاقصٰی یومئذ فی یوم الاحد الثانی والعشرین عن شهر ربیع الاول سنۃ ثلاث وست مائۃ قال انا القاضی نجم الدین ابوالبرکات محمد بن علی بن محمد الانصاری البخاری قراءۃ علیہ بمدینۃ اسیوط من اصل سماعہ فی جمادی الاولٰی سنۃ احدٰی وثمانین وخمس مائۃ قال انا القاضی الامام ابوالحسن مسعود بن الحسن الیزدی قال انا الشیخ الامام ابومعشر عبدالکریم بن عبدالصمد المقری الطبری قال

ابوحنیفہ نے صحابہ کی ایک جماعت کو پایا وہ ان کے ہمعصر تھے ان کا سال ولادت بھی اسی امر کا مقتضی ہے کیونکہ وہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ تک زندہ رہے چونکہ اس وقت صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی اس لیے ان کی ان سے ملاقات ممکن ہے۔ ابومعشر عبدالکریم بن عبدالصمد طبری مقری نے امام صاحب کی صحابہ سے روایت کو ایک جزء میں جمع کردیا ہے ہم نے اس جزء کا سماع کیا ہے اور اس جزء میں جو سات صحابہ سے حدیثیں مروی ہیں ان کو روایت کیا ہے (اس جزء کی سند حسب ذیل ہے:-) روز یکشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۶۰۳ھ کو خطیب مسجد اقصٰی نے بیت المقدس میں فقیہ ضیاء الدین ابوالخطاب عمر بن ایلملک بن الارد غانس حنفی کے سامنے اس جزء کو پڑھا اور ہم شریک درس تھے۔ فقیہ ضیاء الدین نے کہا کہ ہم نے جمادی الاولی ۵۸۱ھ میں اس جزء کو قاضی نجم الدین ابوالبرکات محمد بن علی بن محمد انصاری بخاری سے شہر "اسیوط" میں ان کے اصل سماعی نسخہ سے پڑھا۔ قاضی نجم الدین نے بتایا کہ ہمیں قاضی امام ابوالحسن مسعود بن الحسن یزدی نے بیان کیا۔ امام ابوالحسن فرماتے ہیں کہ ہمیں شیخ امام ابومعشر عبدالکریم بن عبدالصمد طبری مقری نے فرمایا کہ (باقی)

مسلسل